سوال

(73)زکوۃ کے مال سے لائبریری بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیازکوۃ کی رقم کسی ایسے ادارہ یالائبریری میں دی جاسکتی ہے جہاں سے خود بھی استفادہ کرتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے مصارف (جن پر زکوۃ خرچ کی جائے) قرآن کریم نے خود بھی بیان کردیئے ہیں۔ لائبریری ان میں داخل نہیں لہذازکوۃ کی رقم لائبریری پر خرچ نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ قرآن کریم نے آٹھ مصارف بیان کیے ہیں ان میں سے ایک فی سبیل اللہ بھی ہے اوراگراسے عام رکھا جائے تودینی لائبریری بھی اس کے اندرداخل ہوسکتی ہے، صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ سبیل اللہ کا لفظ عام نہیں، اس لیے اگراسے عام رکھاجائے گا توباقی سات مصارف ذکرکرنے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔

مثلافقراء، مساکین، عاملین علیہا، مؤلفۃ قلوبہم، رقاب، ابن سبیل، غارمین یہ سب فی سبیل اللہ کے لفظ میں داخل ہوجاتے ہیں۔ (غورکریں)

پھرالگ الگ ذکرکرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ صرف فی سبیل اللہ کا ذکرہوتا باقی سب اس میں ازخودداخل ہوجاتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی سبیل اللہ سے مرادعام نہیں بلکہ خاص فی سبیل اللہ مرادہے۔ اس کے بعدیہ معلوم کرناچاہئے کہ ''فی سبیل اللہ سے مرادکیاہے؟

قرآن حکیم کی اصطلاح میں جیساکہ مولانا آزادرحمۃ اللہ علیہ اوردیگر محققین نے لکھاہے ''وہ سارے کام جوبراہ راست دین وملت کی حفاظت اور تقویت کے لیے ہوں وہ فی سبیل اللہ کے کام ہیں اورچونکہ حفظ وصیانت میں امت کاسب سے ضروری کام دفاع ہے، اس لیے اس کا اطلاق زیادہ تراس پرکیا جاتا ہے پھر اگردفاع درپیش ہواورامام وقت اس کی ضرورت محسوس کرے توزکوۃ کی مدسے مددحاصل کی جائے تواس میں خرچ کی جائے گی ورنہ دین وامت کے عام مصالح میں مثلاقرآن اوردینی علوم کی ترویج اوراشاعت میں مدارس کے اجراء قیام میں دعاۃ اور مبلغین کے قیام وترسیل، ہدایت وارشادامت کے تمام مفیدوسائل میں اسے صرف کیا جائے گا اگرچہ کچھ فقہاء اورمفسرین کی جماعت فی سبیل اللہ کی مدکو اتناعام رکھاہے کہ اس میں مساجدکی تعمیر کنوؤں کی کھدائی وغیرہ کواس میں داخل کیاہے لیکن ہم عرض کرآئے ہیں کہ اسے اتناعام رکھنا صحیح معلوم نہیں ہوتاہم اگرکوئی اسے عام رکھنے پر مصرہے توٹھیک ہے کیونکہ اہل علم کی ایک جماعت اس کی طرف گئی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ضمیمہ

مختلف مفسرین اوردیگر محققین کے اقوال وعبارات دیکھنے کے بعدیہ معلوم ہواہے کہ ''فی سبیل اللہ '' سے مرادجہاداور صرف قتال فی سبیل اللہ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ اس

سے مراداللہ تعالی کے دین کی اشاعت کےلیے یا دین کی مدافعت یا اللہ تعالی کے کلمہ کی بلندی کےلیے کیےگئے وہ سارے کام جہاد شمار ہوں گے۔

لہذاایسے تمام کاموں کوفی سبیل اللہ کالفظ شامل ہوگااس کے متعلق تتبع واستقراء کے بعدیہ سب شقیں داخل سمجھ میں آتی ہیں۔ اللہ کی راہ میں لڑنااوراس راہ میں لڑائی کےلیے جن اسباب واسلحہ یاسامان نقل وحرکت کی ضرورت ہوان پرخرچ کرنا، دین کی اشاعت کےلیے مبلغین بھیجنااوران پرخرچ کرناان کےلیے سفروغیرہ کی سہولیات مہیاکرنادین کی اشاعت کےلیے رسائل وکتب کی اشاعت، مدارس وغیرہاکیونکہ ان اداروں میں بھی اللہ کے دین مدافعت اوراس کی تبلیغ کےلیے مجاہدتیارکیے جاتے ہیں۔

بہرحال مذکورہ صورتیں اس لفظ میں شامل ہیں چونکہ لائبریری ان صورتوں میں سے کسی میں بھی داخل نہیں ہوتی، لہذا یہ فی سبیل اللہ میں داخل نہیں۔ گوکچھ علماء نے اس لفظ کونہایت عام رکھاہے مگریہ اس لیے صحیح نہیں کہ اگراللہ تعالی کی یہ منشاءہوتی توپھرزکوۃ کےلیے یہ آٹھ مصارف مقررہی نہ فرماتابلکہ صرف فی سبیل اللہ کالفظ ہی اس کےلیے کافی ووافی تھایہ تمام وجوہ خیرکوشامل اورمحیط ہوجاتامگرنہیں اللہ تعالی نے آٹھ مصارف مقررفرمائے، لہذاضرورفی سبیل اللہ سے کوئی خاص مدمرادہوگااوروہ محققین کے کہنے کے مطابق وہ ہے جوبیان کیاگیاہے۔ مزیدکامل علم اللہ تعالی کوہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 399

محدث فتویٰ